بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳ / ۲۸	۱۸ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۔ ۵ اخاء ۱۳۵۳ہش ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کمزوری کی شکایت ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۵ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ناسازئ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اپنے گزشتہ دو خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر پر مزید روشنی ڈالی کہ اُس معرفتِ الٰہی کے زیرِ اثر جو بحمد اللہ تعالیٰ احمدیوں کو حاصل ہے کسی واقعہ کے بارہ میں ان کا ردِّ عمل کن خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ گزشتہ دو خطبات میں حضور نے دو منفی نوعیت اور دو مثبت نوعیت کی خصوصیات پر روشنی ڈالی تھی۔ منفی نوعیت کی خصوصیات کے ضمن میں حضور نے واضح فرمایا تھا کہ کسی بھی واقعہ پر کسی احمدی کا ردِّ عمل ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس میں ظلم اور فساد کا کوئی شائبہ پایا جائے۔ اپنے تازہ خطبہ میں حضور نے اس ضمن میں منفی نوعیت کی تیسری خصوصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ایک احمدی جہاں کسی بھی صورت میں نہ ظلم کا مرتکب ہو سکتا ہے اور نہ فساد کا وہاں کسی بھی حال میں وہ ایسا طرزِ عمل اختیار نہیں کر سکتا جس سے تکبّر کی بو آئے۔ اس تعلق میں حضور نے سورۃ اعراف کی آیات اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ اور وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ حالیہ مذہبی فیصلہ پر ہی نہیں بلکہ ہر واقعہ پر ہم احمدیوں کا جو معرفتِ الٰہی کے زیرِ اثر خشیت و محبتِ الٰہی کے اوصاف سے بحمد اللہ تعالیٰ پوری طرح متّصف ہیں ردِّ عمل ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں تکبّر کا شائبہ تک نہ ہو اور ہم اپنے آپ کو لاشے محض سمجھتے ہوئے خاکساری اور انکسار کا کامل نمونہ بنے رہیں تا اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو اور ہم اُس کی جناب میں فائز المرام قرار پائیں۔ یہی وہ فرقان ہے جو ہمیں عطا کیا گیا ہے اور یہی وہ مابہ الامتیاز ہے جس سے ہم دنیا میں شناخت کئے جاتے ہیں۔

نہایت ضروری اطلاع

آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات صرف اتوار، پیر اور منگل کے روز ہوگی۔ بقیہ ایام میں ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب مطلع رہیں اور اس امر کو نوٹ فرمالیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محمد اور احمد دو نام ہیں اور ان میں دو جدا جدا کمال ہیں

محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے۔ احمدؐ کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے

"آپؐ کے مبارک ناموں میں سِرّ یہ ہے کہ محمدؐ اور احمدؐ جو دو نام ہیں ان میں دو جدا جدا کمال ہیں۔ محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے مگر احمدؐ کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا ہے۔ اس لئے جیسے محمدؐ محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اسی طرح احمدؐ عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔ اس میں ایک سِرّ یہ تھا کہ آپؐ کی زندگی کی تقسیم دو حصّوں پر کر دی گئی ایک تو مکّی زندگی ہے جو ۱۳ برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ دس برس کی ہے مکّہ کی زندگی میں اسم احمدؐ کی تجلّی تھی۔ اس وقت آپؐ کی دن رات خدا تعالے کے حضور گریہ و بکا اور طلبِ استعانت اور دعا میں گذرتی تھی۔ اگر کوئی شخص آپؐ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرّع اور زاری آپؐ نے اس مکّی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔ پھر آپؐ کی تضرّع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرّع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپؐ کی رُوح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذّت اور ایک سرور آچکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اسی لذّت اور محبّت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو اُن کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپؐ گریہ و زاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ یہ آپؐ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمدؐ کا ظہور تھا اُس وقت آپؐ ایک عظیم الشان توجّہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس توجّہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمدؐ کی تجلّی کے وقت ہوا جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۸، صفحہ ۱۷۹)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ اخاء ۱۳۵۳ھ

صحابہ کرامؓ کے ساتھ خدائی وعدے اور ان کا ظہور

تیرہ ۱۳ سالہ مکّی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے قلیل التعداد صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کفّارِ مکّہ کے ہاتھوں جو انسانیت سوز مظالم سہنا پڑے اور ان پر آپؐ نے اور آپؐ کی اتباع میں آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے تقوای کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے صبر و برداشت کا جو عدیم النظیر نمونہ دکھایا اور جس طرح باوجود ظلم سہنے اور اذیتیں برداشت کرنے کے انہوں نے بد دعا سے بکلّی اجتناب کرتے ہوئے ظلم کرنے والوں کی ہدایت یابی کے لئے مسلسل دعائیں کیں اور ان کی ہمدردی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی، اُس پر ہم ۲ ماہ اخاء (اکتوبر) کے ادارتی مقالہ میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی طرف سے صبر و برداشت کے اس عدیم النظیر نمونہ کے کیسے انقلاب انگیز نتائج رُو نما ہوئے۔

ہر چند کہ اُس وقت مسلمانوں کی تعداد کفّار کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی اور وہ انتہائی کمزوری اور بے بسی و بیکسی کے عالم میں ایک با اقتدار اکثریت کے وحشیانہ مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے اور بظاہر یہی نظر آتا تھا کہ ان کی ہستی کالعدم ہو کر رہ جائے گی لیکن خدائی حکم کی تعمیل میں انہوں نے کسی قسم کا مقابلہ کئے یا بد دُعا کا کوئی کلمہ زبان پر لائے بغیر ان انسانیت سوز وحشیانہ مظالم کو برداشت کرنے میں صبر اور استقامت کا جو عدیم النظیر نمونہ پیش کیا اور ظلم ڈھانے والوں کی خیر خواہی کے پیش نظر ان کی ہدایت یابی کے لئے جس درد و سوز کے ساتھ دُعائیں کیں اس کا ایک عظیم الشان نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اُن کے اِس نمونہ سے خوش ہو کر انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے وعدوں سے نوازا اور انہیں اپنے کلامِ پاک کے ذریعہ یہ تسلّی دی کہ ان ظالموں میں سے جو لوگ ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کریں گے اور اپنی ظالمانہ روش سے باز نہیں آئیں گے خدا تعالیٰ انہیں کیفرِ کردار تک پہنچائے بغیر نہیں رہے گا، وہ خود ان کے ہر منصوبہ کو توڑے گا اور انہیں ناکامی و نامرادی سے دوچار کر دکھائے گا۔ چنانچہ مسلمانوں کی اُس کمزوری اور بے بسی کی حالت میں جب کفّارِ مکّہ کے وحشیانہ مظالم کی وجہ سے انہیں اپنی ہستی کالعدم ہوتی نظر آرہی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط
اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝
مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ
طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ (ابراہیم آیات ۴۳، ۴۴)

اور (اے مخاطب!) یہ ظالم (مکّہ والے) جو کچھ کر رہے ہیں اس سے تو اللہ کو ہرگز بے خبر نہ سمجھ۔ وہ انہیں صرف اُس دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس دن (ان کی) آنکھیں (حیرت سے) پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (وہ) اپنے سروں کو اُوپر اُٹھائے ہوئے خوفزدہ ہو کر دوڑ رہے ہوں گے (اور) ان کی نظریں لَوٹ کر واپس نہ آئیں گی اور ان کے دل (امیدوں سے) خالی ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اسی تسلّی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انہیں باور کرایا کہ جب

مَیں ان کے کرتوتوں سے غافل نہیں ہوں اور مَیں نے خود انہیں ایک معین مدت تک کے لئے ڈھیل دی ہوئی ہے تو پھر تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تکالیف اور اذیتیں تو تمہیں ضرور پہنچ رہی ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ لوگ تمہیں تمہارے مشن میں ناکام کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر بفرضِ محال یہ ایسی تدبیریں بھی بروئے کار لائیں کہ جن سے پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ٹلانا ممکن نظر آنے لگے تو بھی یہ اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے اور اس لئے نہیں ہوں گے کہ مَیں خود ان کی تدبیروں کو بے اثر بناتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ فیصلے کی گھڑی آپہنچے گی اور اس سے ان کے لئے کوئی مفر نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۗ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ (ابراہیم آیت ۴۷)

اور یہ لوگ اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں (محفوظ) ہے۔ اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ تیرے مشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے)۔

پھر اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مزید تسلّی دی کہ وہ اپنے وعدہ کو پُورا کر کے رہے گا اور ان کی خاطر زمین و آسمان کو بدل کر رکھ دے گا یعنی ایک وقت وہ آئے گا جب حالات یکسر بدل جائیں گے نہ ظلم باقی رہے گا اور نہ ظلم کرنے والوں کا کوئی نام و نشان کہیں نظر آئے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ط
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ۝ (ابراہیم آیات ۴۸، ۴۹)

پس (اے مخاطب!) تُو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور بُرے کاموں کی سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دُوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے اور یہ لوگ اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد اور ہر ایک چیز پر کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے جو اُس نے انتہائی مظلومیت اور بے بسی و بیکسی کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ذریعہ آپؐ کے مُٹھی بھر صحابہؓ کی غریب، بے بضاعت اور مظلوم جماعت سے کئے تھے اِس شان سے پُورے ہوئے کہ انہیں پڑھ کر آج بھی دشمنانِ اسلام حیرت و استعجاب میں غرق ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی صداقت کی یہ ایسی فعلی شہادت ہے جس کا بڑے سے بڑا دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ ایک طیّب و شیریں ثمر ہے اُس صبر اور استقامت کا جس کا عدیم النظیر نمونہ ہمارے آقا و مولیٰ سیّد الورٰی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے مکّی زندگی کے انتہائی پُر مصائب زمانہ میں دکھایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۴ء بروز منگل بچی عطاء فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کی نواسی ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام عطیۃ السلام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمۂ دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطاء فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم قریشی سابق مبلغ ماریشس۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتکاف کی اہم عبادت

سلطان احمد پیرکوٹی

ماہِ رمضان کے ایام بڑے مبارک اور خاص عبادت کے ایام ہیں۔ اس ماہ کے شروع ہوتے ہی ایک مومن بندہ دن کے وقت کھانے پینے اور اپنی خواہشاتِ نفسانیہ سے منہ موڑ لیتا ہے اور اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ نیک کاموں، ذکرِ الٰہی، دعا اور عبادت میں گزارتا ہے۔ رات کو وہ نیند کو خیرباد کہہ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو جاتا ہے۔ وہ نوافل ادا کرتا ہے، ذکرِ الٰہی کرتا ہے، قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ گویا اس کا ہر لمحہ عبادت اور خدا تعالیٰ کی یاد میں گزرتا ہے۔ اس کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر رہتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔

(بیہقی)

اس مہینہ کا ابتدائی حصہ تو رحمت ہے۔ درمیانی حصہ باعثِ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزاد کرانے کا موجب ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے آخری حصہ کو انسان کی نجات کا موجب قرار دیا ہے۔ ویسے بھی یہ طبعی بات ہے کہ جب کوئی انسان ایک کام کرتا ہے تو وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کام میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان روحانیت میں ترقی کرتا ہے۔ قربِ الٰہی کے حصول کے لئے دن بدن زیادہ توجہ اور محنت صرف کرتا ہے۔ اور آخری دنوں میں اس کی کوشش انتہاء کو پہنچ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کو عبادت اور دعا کے سلسلہ میں خاص فضیلت حاصل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے بہت زیادہ مستعدی کا اظہار فرمایا کرتے چنانچہ احادیث میں حضرت عائشہؓ سے یہ روایت آتی ہے کہ:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَشْرَ الْاَوَاخِرِ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔

(متفق علیہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی کہ آپؐ آخری عشرہ شروع ہوتے ہی اپنا تہ بند مضبوط باندھ لیتے یعنی عادت سے زیادہ عبادت کے لئے کوشش فرماتے۔ رات کو زندہ کرتے یعنی اکثر حصہ رات کا نماز، ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کریم میں گزارتے اور اپنے اہل کو بھی جگاتے کہ وہ بھی عبادت میں حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان دنوں سے خاص فائدہ اٹھانے کے لئے اسلام میں اعتکاف کی عبادت رکھی ہے قرآن کریم میں اس عبادت کا ان الفاظ ذکر فرمایا ہے:۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ۔

(بقرہ)

یعنی تم مساجد میں معتکف ہونے کی صورت میں رات کو بھی اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ کیونکہ رمضان المبارک کے عام دنوں میں رات کو ایسا کرنے کی اجازت ہے جیساکہ فرمایا:۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ (بقرہ)

اور احادیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

(متفق علیہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں اعتکاف کی عبادت بجالایا کرتے تھے۔ آپؐ کے وصال کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات یہ عبادت بجالایا کرتیں۔

اعتکاف کا لفظ عَكَفَ سے ہے۔ عَكَفَ اِلَيْهِ کے معنے کسی چیز کو استقلال کے ساتھ لازم پکڑنے کے ہوتے ہیں۔ لغوی لحاظ سے اعتکاف کسی جگہ میں بند ہو جانے یا وہاں ٹھہر جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اِعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ کے معنے ہیں لَبِثَ فِيْهِ لِلْعِبَادَةِ وہ عبادت کے لئے مسجد میں ٹھہرا۔ (مفردات)

اسلامی اصطلاح میں اعتکاف کی تعریف یہ ہے کہ هُوَ اللَّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَنِيَّةِ الْاِعْتِكَافِ مسجد میں اعتکاف کی نیت سے اور روزہ کی حالت میں ٹھہرنا۔

یوں تو اعتکاف کی عبادت کسی وقت بھی بجالائی جاسکتی ہے۔ انسان سال کے کسی حصہ کو اس عبادت کے لئے مخصوص کرسکتا ہے۔ جیساکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں ہے کہ:۔

اِعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔ (بخاری)

ایک سال آپؐ نے شوال میں دس دن کے لئے اعتکاف کیا۔

لیکن رمضان المبارک میں یہ عبادت بجالانا فوائد کے اعتبار سے دوسرے مہینوں میں کی جانے والی عبادت پر فضیلت رکھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہی ثابت ہے۔ صحابہؓ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی دنوں اعتکاف کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ احادیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے۔

فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ

(متفق علیہ)

تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کا ارادہ کرے اسے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہیئے۔ اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متواتر انہی ایام میں اعتکاف فرماتے رہے جیساکہ پہلے ایک حدیث نقل کی جاچکی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہی معمول رہا۔ آپؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے آپؐ کے وصال کے بعد امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ، علماء اور بزرگانِ امت نے رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے پر اس قدر مواظبت اختیار کی ہے کہ یہ عبادت اسی ماہ سے وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔

اعتکاف دس دن کا ہوتا ہے جیساکہ احادیث میں ہے كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ (بخاری) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور دس دن تبھی پورے ہوتے ہیں کہ بیس رمضان کو اعتکاف شروع کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ۲۹ دن کا رمضان ہونے کی صورت میں ۹ دن کا ہوگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:۔

"اعتکاف کے لئے بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ۔"

(الفضل ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء)

پس مسنون اعتکاف تو دس دن ہی کا ہے تاہم اگر کوئی شخص زیادہ دن اعتکاف کرنا چاہے یا بوجہ مجبوری یہ عرصہ پورا نہ کرسکتا ہو اور اعتکاف کی عبادت سے فائدہ بھی اٹھانا چاہتا ہو تو وہ حالات کے مطابق اس سے زیادہ یا کم دن بھی اعتکاف کرسکتا ہے لیکن فقہاءِ امت نے اعتکاف کی کم از کم مدت ایک دن قرار دی ہے نیز کہا ہے کہ جتنے دن اعتکاف کیا جائے وہ متواتر ہوں۔

اعتکاف روزہ کے ساتھ ہونا چاہیئے
کیونکہ قرآن کریم نے اعتکاف کے ضمن میں فرمایا ہے :-

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ
(البقرہ)

پھر تم روزوں کو رات تک پورا کرو اور مساجد میں معتکف ہونے کی صورت میں اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔

نیز احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ وَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔
(متفق علیہ)

میں نے جاہلیت میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی آپ نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو

ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا

اعتکف و صم

اعتکاف کرو اور روزہ رکھو
نیز ابوداؤد نے حضرت عائشہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ مسنون طریق یہی ہے کہ

لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ

اگر روزہ نہیں تو اعتکاف بھی نہیں
جماعت احمدیہ کا مسلک یہی ہے کہ اعتکاف روزہ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

قرآنی ارشاد وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ سے واضح ہے کہ اعتکاف مسجد میں ہونا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتے تھے۔ مسجد کونسی ہو۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں

كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَاِمَامٌ فَالْاِعْتِكَافُ فِيْهِ يَصْلُحُ
(دُرِّ منثور)

ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام مقرر ہو یعنی اس میں نماز باجماعت کا انتظام ہو۔ وہاں اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔
لیکن چونکہ جامع مسجد نہ ہونے کی صورت میں معتکف کو نماز جمعہ کے لئے معتکف سے باہر جانا پڑتا ہے اور اس طرح آنے جانے میں وقت ضائع ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ اعتکاف جہاں تک ممکن ہو جامع مسجد میں کیا جائے بلکہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے

لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (ابوداؤد)

جامع مسجد کے سوا اعتکاف صحیح نہیں۔

بعض علماء نے عورت کو مسجد میں اعتکاف کرنے کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنے گھر میں کوئی جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف کر سکتی ہے۔ مرد کو بھی مسجد میں جگہ میسر نہ آئے تو وہ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے :-

"مسجد کے باہر اعتکاف کیا جا سکتا ہے مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا"
(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء)

اعتکاف کب شروع کیا جائے؟ اس سے متعلق احادیث میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرمایا کرتے تو آپ فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ چلے جایا کرتے۔ بعض فقہا کا خیال ہے کہ اعتکاف غروب آفتاب سے کیا جائے۔ اعتکاف کا وقت ۲۹ یا ۳۰ رمضان کو شوال کا چاند نظر آجانے پر ختم ہو جاتا ہے جس کے بعد معتکف اپنے گھر جا سکتا ہے۔

باقی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

رمضان المبارک کی ہمہ گیر برکات

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

قرآن مجید نے رمضان المبارک کے مہینے کو خاص اہمیت دی ہے اسے خاص برکات کے نزول کا مہینہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کے نزول کا اس مہینے سے بڑا گہرا اور لطیف تعلق بیان فرمایا ہے۔

قرآن مجید نے امتیازی طور پر ماہ رمضان کے سارے روزے مسلمانوں پر فرض قرار دئے ہیں۔ ہر بالغ مسلمان پر روزہ رکھنا ضروری ٹھہرایا ہے۔ روزہ کے تفصیلی احکام ذکر فرماتے ہیں۔ قرآن مجید نے کچھ مومنوں کو ذاتی شریعت کے عام اصول لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (بقرہ ع ۴۰) کے ماتحت نیز ضمنی طور پر آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کے ایک معنوں کے مطابق مستقل طور پر روزہ رکھ سکنے والے قرار دے کر ان پر فدیہ کے حکم کا ذکر فرمایا۔ دائمی طور پر بیمار بہت بوڑھا یا ایسے اشخاص جن کے لئے نہ رمضان میں روزہ رکھنا ممکن ہو۔ اور نہ بعد ازاں دوران سال وہ واضح طور پر روزے رکھ سکتے ہوں ایسے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو ناطاقت ٹھہرا کر انہیں روزہ رکھنے سے مستثنیٰ کر دیا گیا اور ان پر یہ فرض ہوا کہ وہ اس کے عوض ایک مسکین کو روزانہ کھانا کھلائیں۔ اس معذور صنف مومنین کے علاوہ باقی تمام بالغ مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض ٹھہرائے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ (بقرہ ع ۲۳)

کہ رمضان کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا وہ لوگوں کے لئے جامع ہدایت ہے اور ہدایت کے دلائل اور حق و باطل میں فیصلہ پر مشتمل ہے پس جو بالغ مسلمان اس مبارک مہینہ میں (تندرست اور مقیم ہونے کی صورت میں) زندہ موجود ہو اسے اس مہینے کے روزے رکھنے لازمی ہیں ہاں جو بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو اس کے ذمہ فرض ہے کہ دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرے

اس ارشاد خداوندی میں جملہ مسلمانوں کے لئے باستثناء دائمی معذوروں کے قانون بیان ہوا ہے بیمار اور مسافر کو عارضی التواء کا حکم ہوا ہے وہ بصورت بیماری اور سفر روزہ نہ رکھیں مگر بیماری سے صحتیاب ہونے پر اور سفر سے گھر واپس آجانے پر ان کا فرض ہے کہ جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے انہوں نے چھوڑے تھے وہ اتنی تعداد دوسرے دنوں میں پوری کر لیں۔

رمضان المبارک کے بارے میں نازل شدہ احکام پر تدبر کرنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری امت مسلمہ کو اس کے مکلفین افراد کے لحاظ سے صوم کی برکتوں میں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ اس بارے میں کسی فرد کو محروم نہیں کیا گیا۔ دائمی معذور افراد فدیہ کے ذریعہ سے رمضان کی برکات میں حصہ دار بن جائیں گے اور بیمار اور مسافر اپنی اپنی نیت کے لحاظ سے برکتوں سے حصہ پا لیں گے اور فوت شدہ روزوں کی تعداد دوسرے دنوں میں پوری کر کے برکتوں کے وارث بن جائیں گے۔ مسافر سفر کے خاتمہ پر اس نعمت سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ روزہ کے علاوہ رمضان کی دوسری برکات سے بیمار اور مسافر بھی حسب توفیق حصہ لیتے رہیں گے غرض اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری مسلم قوم رمضان کی عظیم برکتوں سے حصہ پا کر خدا کے قرب کو حاصل کرے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا شرف مکالمہ، اور دعاؤں کی قبولیت کی امتیازی سند حاصل ہو جائے پس کیا ہی مبارک یہ مہینہ ہے اور کتنی اس کی ہمہ گیر ۳

۳ برکات و فیوض ہیں اللہ کرے کہ ہم سب ان برکات کے پانے والے ہوں ۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹؍رمضان المبارک اور چندہ تحریک جدید

زیادہ سے زیادہ مخلصین کو دعائیہ فہرست میں شامل ہونیکی سعی کرنی چاہیئے

تحریک جدید کے جو مجاہدین ۲۹؍رمضان المبارک تک اپنا موعودہ چندہ کلی طور پر ادا فرمادیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اُن کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امسال بھی دُعا کی خصوصی درخواست پیش کی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں میں شامل ہونے کی سعی فرمالیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تنویر القلب کے لئے عمدہ مہینہ

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوت سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھُلے کہ خدا کو دیکھ لے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

• میرے بھائی عبدالمنان مقیم لندن عرصہ چار ماہ سے بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ نیز میری ہمشیرہ میمونہ اکرم حال مقیم لاہور عرصہ گیارہ ماہ سے مسلسل بیمار چلی آتی ہیں۔ چند روز تک راولپنڈی میں عزیزہ کا اپریشن ہوگا۔

قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہردو کے لئے خصوصی دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے۔

(بشریٰ بشیر لیکچرر جامعہ نصرت ربوہ)

• میرے والد مکرم میاں سلطان بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع جہلم کو ٹانگہ کی ٹکر سے سینہ پر ضرب آئی ہے۔ آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد جہلمی کارکن بیت المال ربوہ)

• خاکسار کو عرصہ تقریباً تین ماہ سے پیشاب کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر غلام محمد نصیر دارالصدر جنوبی ربوہ)

• خاکسار آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ مالی پریشانی بھی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری جملہ پریشانیاں دُور فرمائے۔ (بشارت احمد۔ ریناله خورد)

بازیافتہ سند

ایک عدد سند ایم اے اُردو بنام عطیہ بنت غلام رسول رولنمبر ۷۶۷۵ لاہور (بورڈ پنجاب یونیورسٹی) میرے اپنے گھر کے دروازے کے سامنے سے ملی ہے۔ جس کی ہو وہ مجھ سے آکر لے لے۔ (میاں خوشی محمد مکان نمبر ۱۲ محلہ دارالرحمت غربی نزد مسجد ناصر ربوہ)

احباب چندہ وقفِ جدید ادا کرکے ۲۹؍ماہِ صیام کی دُعائیہ فہرست میں اپنا نام لکھوائیں

امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان وقف جدید و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو جماعتیں یا وقفِ جدید کے خصوصی معاونین حضرات اپنی رقوم ۲۷؍ماہ رمضان تک ادا فرمائیں گے، ان کے اسماء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹؍ماہ رمضان کو خصوصی دُعا کی درخواست کے ساتھ پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا احباب مومنانہ روحِ مسابقت کے ساتھ اپنے خصوصی عطایا سے وقفِ جدید کی مالی اعانت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خصوصی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اپنے دینی و دُنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین

(مرزا طاہر احمد ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشاں

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکات و فیوض کے ساتھ ۱۸؍ستمبر ۱۹۷۴ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جنہیں ربّ کریم نے ہمت اور طاقت دے رکھی ہے۔ وہ ایک مرتبہ پھر اپنے آقا و مولیٰ کی رضاء کے حصول کیلئے حکمِ خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس مبارک ماہ کی برکتوں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ ارشادِ الٰہی کے تحت ان دنوں کی گنتی کو دُوسرے دنوں میں پُورا کرلیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو وہ ان ایام میں بطور فدیۃ الصیام ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور سے مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمتِ درویشان کے ذریعہ مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشان کے نام جلد بھجوادیں۔ تاکہ نظارت اپنے نظام کے تحت بروقت تقسیم کرسکے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

دُعائے مغفرت

محترم شیخ غلام حسن صاحب ولد شیخ الٰہی بخش صاحب ۲۶؍ستمبر کو بوقت گیارہ بجے شب طویل علالت کے بعد اور ایک حادثہ کے نتیجہ میں جو اُنہیں گھر کی سیڑھیوں پر سے گرنے سے پیش آیا، وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے بہنوئی اور موصی تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل تھا اور آپ کے والد صحابی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۷؍ستمبر کو محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فوری ضرورت

ایک محنتی، دیانت دار باورچی کی اپنے گھر کے لئے فوری ضرورت ہے جو ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت اچھی معقول دی جائے گی۔ خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

لائبیریا (مغربی افریقہ) کے قصبہ سانوبے میں مجلس نصرت جہاں کے احمدیہ کالج کے متعلق

محکمہ تعلیم کے علاقائی نگران مسٹر ورنر کا خوشکن تبصرہ

(مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

جیسا کہ احبابِ جماعت جانتے ہیں کہ لائبیریا کے قصبہ سانوبے میں مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت گزشتہ سال ایک کالج کا اجراء ہؤا تھا۔ یہ کالج مکرم سردار رفیق احمد صاحب کی زیرِ سرکردگی کامیابی کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ کالج کی اپنی عمارت زیرِ تعمیر ہے اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔

محکمہ تعلیم کے علاقائی نگرانِ اعلیٰ مسٹر ورنر نے ۵۔جون ۱۹۷۴ء کو اس سکول کا معائنہ کرنے کے بعد جو ریمارکس لکھے اُن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"۵۔جون کو جماعتِ احمدیہ لائبیریا کی شاخ سانوبے کو دیکھنے کا موقع ملا۔ مَیں محسوس کرتا ہوں کہ یہ سکول اپنے اغراض و مقاصد اور اپنی تنظیم کے پیشِ نظر تاریک و تار اندھیرے میں روشنی کا مینار ثابت ہو گا۔ میرے اِس طرزِ اظہار کا باعث یہ امر ہے کہ احمدیہ مشن کے وسیع تر منصوبہ میں سکول کے لئے گریجوایٹ اساتذہ مہیا کرنے کے علاوہ علاقہ کی مزید فلاح و بہبود کی خاطر جدید طرز کے ہسپتال کے قیام اور اس کے لئے ڈاکٹرز فراہم کرنے کا پروگرام بھی شامل ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ مفید اور مؤثر تعلیم کے لئے شوق رکھنے والے تربیت یافتہ اور محنتی اسٹاف اور مناسب تعلیمی نظام اور سامان کا میسّر آنا بےحد ضروری ہے۔ علاوہ ازیں پُرسکون ماحول اور سب سے بڑھ کر طلباء میں تعلیم حاصل کرنے کے ذوق و شوق کا پایا جانا لازمی اور لابدی ہے۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس سکول کا پلان جیسا کہ "لائبیرین سٹار" میں شائع ہؤا ہے جاری رہا تو ہمارے بچے صحت مند اور ٹھوس تعلیم حاصل کر سکیں گے اور اس طرح بہت سی زندگیاں ضائع ہونے سے بچ جائیں گی۔ (انشاءاللہ)

اِس موقع پر مَیں ممبرانِ جماعتِ احمدیہ پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جو سانوبے میں تعلیم کی ترویج کے لئے اِس قدر کوشاں ہیں۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بنی نوع انسان کی خدمت کے کام کو جاری رکھنے کی توفیق سے نوازے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری گذارش

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے فضلِ عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضوں کا علاج صدقات کی رقوم سے مُفت ہو رہا ہے مگر اب کچھ عرصہ سے صدقات کی رقوم بہت کم آ رہی ہیں جس سے ڈر ہے کہ یہ کارِ ثواب بند نہ کرنا پڑے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھیں اور ان کے علاج کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

رمضان المبارک کے بابرکت ایّام میں مومن صدقات بہت دیتا ہے لہٰذا احباب اِن بابرکت ایّام میں خاص طور پر اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھیں۔ افسوس ہے کہ بوجہ جگہ کی قلّت کے الفضل میں صدقات دینے والوں کے نام جلد شائع نہیں ہو سکے لہٰذا بزرگان اور احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ان سب کے لئے آجکل خصوصیت سے دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ٹینڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ ۱۳۵۳ھش ۱۹۷۴ء کے موقع پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں:۔

(۱) بڑا گوشت

(۲) چھوٹا گوشت

اوقاتِ دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

ٹینڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۳۱۔اخاء ۱۳۵۳ھش (اکتوبر ۱۹۷۴ء) ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

درخواستِ دُعا

میرے تایا جان ڈاکٹر نذیر احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان (غانا) کو کار

تجاویز برائے جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے ایّام اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب آگئے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے اگر کوئی تجویز ان کے مدِّنظر ہو تو خاکسار کو تحریری طور پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ولادت

بتاریخ ۱۸۔ستمبر ۱۹۷۴ء بمطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ بروز بدھ برادرم چوہدری مبشر احمد صاحب ابن صوبیدار مظفر النبی خان صاحبؓ شہید برما (۱۹۴۲ء) کے ہاں لڑکا تولد ہؤا جس کا نام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے محمد احمد تجویز فرمایا ہے (تاریخی نام مظفر ایّوبی محمد احمد ہے ۱۳۹۴)۔ نومولود مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب صحابی ابن حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ ریٹائرڈ واصلباقی نویس تحصیل کھاریاں (فہرست ۳۱۳ اصحاب کبار ۱۳۳ بحوالہ "انجام آتھم") کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت و بزرگان سے التماس ہے کہ قادر خدا عزیزم محمد احمد کو دینی و دنیاوی وجاہت و عزّت سے سرفراز کرتا رہے۔ نیز صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

(عزیز احمد سالسبری روڈ ساؤتھ آل انگلستان۔ حال وارد ربوہ)

کے حادثہ میں کمر میں شدید چوٹ آئی تھی۔ اب تازہ اطلاع کے مطابق ان کو کافی افاقہ ہے، لیکن کمر میں درد ہو جاتا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل شفایابی کے لئے رمضان المبارک کے ایّام میں خاص طور پر دعائیں کریں۔

(امۃ الحمید ثانی

بنت سردار بشیر احمد صاحب انجنیئر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴